روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | منگل۔ ۹ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۸ تبوک ۱۳۷۱ہش، ۸ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوٰی کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۴)

"انسان کا اپنا جسم ہی اس کو حشر نشر پر ایمان لانے کیلئے مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ ہر آن اس میں حشر نشر ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ تین سال کے بعد یہ جسم رہتا ہی نہیں اور دوسرا جسم آجاتا ہے۔ یہی قیامت ہے۔ اس کے سوا یہ ضروری امر نہیں کہ کُل مسائل کو عقلی طور پر ہی سمجھ لے۔ بلکہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال اور صفات کے ساتھ موجود ہے اور اس کی صفات میں سے یہ بھی ہے (جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے) اور (ہر چیز پر قادر ہے) تو اس بات کے ماننے میں کہ قیامت ہوگی کیا شک ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ہم اس کا ثبوت یہاں بھی رکھتے اور دیکھتے ہوں۔ بے شک قیامت حق ہے اور اس کی قدرتوں کا ایک نمونہ۔ (کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے) سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و نشر پر بھی قادر ہے۔ اور حشر و نشر قدرت ہی پر موقوف ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۵۰-۴۵۱)

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا

"ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ کے کاروبار ہیں جن کا اس نے ارادہ کیا ہوتا ہے کسی قسم کا فرق آجاتا ہے۔ ایسا تو وہم کرنا بھی سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۷۴)

نمایاں کامیابی

عزیزہ نفیسہ منظور بنت مکرم منظور احمد صاحب چیمہ امسال مڈل کے امتحان میں ۸۵۰/۱۹۷ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ سے سکول بھر میں اوّل آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ عزیزہ نے قبل ازیں پرائمری میں بھی وظیفہ حاصل کیا تھا۔ عزیزہ کی صحت اکثر کمزور رہتی ہے۔ جس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ملازم

گھریلو کام کے لئے ایک ملازم بعمر ۳۵ تا ۴۵ سال درکار ہے۔ ڈیوٹی سارا دن کے لئے ہوگی۔ ربوہ کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بالمشافہ گفتگو کے بعد۔

معرفت روزنامہ الفضل۔ ربوہ

متقی ریاء کار نہیں ہوتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

"وہ لوگ جو خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے چہروں پر نور اور رونق آتی ہے وہ اللہ کے تقویٰ کی وجہ سے آتی ہے اور وہ کبھی اس نیت سے بن سج کر نہیں نکلتے کہ لوگوں کو دھوکہ دیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے اچھے کپڑے پہنیں۔ ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا پہننا جو کچھ بھی ہے اس کا ریاء کاری سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ نہ ان کا اچھا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ ان کا بُرا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ ان کے امیر ریاء کار ہوتے ہیں نہ ان کے غریب ریاء کار ہوتے ہیں پس مذہبی دنیا میں بھی وہ صاحب حیثیت ہوں تب بھی وہ ریاء کاری کی خاطر بھیس نہیں اوڑھتے، کوئی لباس نہیں اوڑھتے۔ کوئی دکھاوے نہیں کرتے۔ اور دھوکے دینے کی خاطر مصنوعی زینتیں نہیں اختیار کرتے اسی طرح غریب بن کر لوگوں کو اس لئے نہیں دکھاتے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا درویش ہے اور دیکھو اس کا حال کیسا ہے۔ کپڑے گندے بُرا حال یقیناً کوئی بہت ہی خدا رسیدہ انسان ہوگا جب ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو قوموں کے مذاق بگڑ جاتے ہیں۔ اور قوموں کو نیکی اور بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ ایسی قومیں آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ دو طرف دوڑ رہی ہوتی ہیں یا تو ایسے احبار کی طرف جن کا دکھاوا سب سے زیادہ ہو جن کا پروپیگنڈہ سب سے زیادہ ہو وہ دیکھنے میں بہت بڑے جبہ و دستار پہنے ہوئے اور بہت ہی پُر رعب اور پُر ہیبت دکھائی دینے والے لوگ ہوں۔ اور یا پھر فقیروں کی طرف بھاگتے ہیں اور جتنا گندہ کوئی انسان نظر آوے۔ جتنے برے حال میں کوئی دکھائی دے اتنا ہی اسے خدا رسیدہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خدا رسیدہ ہونے کا گندگی سے کوئی تعلق نہیں خدا رسیدہ انسان کی تو ایک پہچان ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ غریب بھی ہو تو صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن ہم نے ایسی بگڑی ہوئی قوموں کو دیکھا ہے کہ بعض بڑے بڑے امیر لوگ ایسے لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں جو نہایت ہی گندے ہوں۔ غلیظ ہوں جو مہینوں نہاتے نہیں۔ بدحال، منہ سے جھاگیں نکلتی ہیں اور اتنا ہی ان کو بڑا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲ فروری ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۸۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

اجتماعی ذمّہ داری

انسان کوتہ بین بھی ہے اور کوتاہ فہم بھی۔ کسی کے اندرونے تک دیکھ نہیں سکتا اور کسی کے دل کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اپنا فیصلہ صادر کر دیتا ہے۔ کسی کو نیک اور کسی کو بد کہہ دیتا ہے اور پھر سوچتا ہے کہ نیک کو اسکی نیکی کا پھل کیوں نہیں ملتا۔ اور بد کو اس کی بدی کی سزا کیوں نہیں ملتی نہ وہ نیک کی نیکی کو سمجھتا ہے نہ بد کی بدی کو۔ بلکہ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ جزا کب ملتی ہے اور سزا کب۔ یعنی کتنی دیر لگتی ہے۔ کسی کو دیر لگتی ہے تو کیوں اور کسی کو جلد سزا یا جزا مل جاتی ہے تو کیوں۔ یہ سب کچھ اسکی کوتہ بینی اور کوتہ فہمی کی وجہ سے ہے۔

یہ سب باتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کو تزکیہ یافتہ نہ کہو اس میں بھی یہی راز ہے۔ اور اگر انسان اپنے متعلق بھی پوری طرح نہیں جانتا کہ وہ تزکیہ یافتہ ہے یا نہیں تو وہ دوسروں کی نیکی بدی کا کس طرح فیصلہ کر سکتا ہے۔ انسان خود نیک کام کرتا رہے اور نیک نیتی سے کرتا رہے بس یہی اس کے لئے کافی ہے۔ اور دوسروں کو حوالہ بخدا کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہایت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ معصیت میں پڑے ہوئے لوگوں کو وہ مہلت دیتا ہے۔ اور لوگ اس پر حیران ہوتے ہیں اور گھبراتے ہیں۔ لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر جب عذاب آتا ہے نہائت سخت آتا ہے۔ زمانہ میں راحت کے دن بہت ہیں مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آ ہی جاتا ہے۔ اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دُکھ کو دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے۔"

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو مہلت دیتا ہے تو کسی اور کو کیا غرض کہ اسے طعن و تشنیع کرے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے حالات دیکھ کر ہمدردی سے اسے نصیحت کرے اور کوشش کرے کہ وہ اپنے حالات بدل لے۔ لیکن اگر اسے نصیحت ترشی سے کی جائے تو یہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کو پسند نہ ہو گی۔

ہم سب ایک دوسرے کے رکھوالے ہیں۔ لیکن نرمی اور محبت کے ساتھ اور بغیر کسی کو بُرا بھلا کہے۔ یہ ہماری اجتماعی ذمّہ داری ہے۔

دائرہ تنگ ہے تعصّب کا
اور انصاف ہے وسیع و عریض
ہم کٹھرے میں ہی سہی لیکن
حق پرستی ہے ہم کو دل سے عزیز

ابوالاقبال

میری گیرو دار سے جب خوں کی ارزانی ہوئی
شہر میں ہر بوالہوس کو سخت حیرانی ہوئی

دل کی باتیں دل میں رکھ کر ہو گئے سب معتبر
مَیں نے اپنی بات کہہ دی، مجھ سے نادانی ہوئی

گھومتی رہتی ہیں کچھ شکلیں نظر کے سامنے
اور لگتا ہے کہ ہے ہر شکل پہچانی ہوئی

آپ نے بھی سوچ رکھا ہے کریں گے کیا سلوک
مَیں نے بھی اک بات اپنے دل میں ہے ٹھانی ہوئی

مَیں بہت خوش ہوں بنے ہیں آپ میرے خارِ راہ
شکر ہے میرے سفر میں کچھ تو آسانی ہوئی

عقلِ کُل کے رُوپ میرے سامنے آتے رہے
اور یُوں مجھ میں جہالت کی فراوانی ہوئی

مَیں نے صحراؤں میں لوٹے میہمانی کے مزے
اجنبیت کی بڑے شہروں میں ارزانی ہوئی

کیا یہی مفہوم ہے آزادئ افکار کا
جسم تو آزاد ہے، بس رُوح زندانی ہوئی

مَیں سمجھتا تھا کہ یہ تو ہے فقط چھوٹی سی بات
بات لب پر آگئی تو بات طولانی ہوئی

یُوں تو بزمِ دوستاں تھی اک چراغاں کی مثال
آپ کے آنے سے ہر اک چیز نورانی ہوئی

مَیں نسیمؔ اقدار کے معیار کا رسیا رہا
ان کے دل کا بوجھ میری ہی زباندانی ہوئی

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

تقدیر کی بات

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

اب میں بتاتا ہوں کہ تقدیر کسطرح ٹل سکتی ہے۔ اول تقدیر عام طبعی ٹل سکتی ہے۔ تقدیر عام طبعی سے۔ مثلاً تقدیر عام طبعی یہ ہے کہ آگ لگے تو کپڑا جل جائے۔ اب اگر کسی کپڑے کو آگ لگائی جائے اور وہ جلنے لگے تو کہا جاوے گا کہ اس پر تقدیر عام طبعی جاری ہو گئی ہے مگر اس وقت کے متعلق ایک اور تقدیر بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر آگ پر پانی ڈال دیا جائے تو وہ اسے بجھا دیتا ہے۔ پس جب پانی آگ پر ڈالا جائے گا تو وہ بجھ جائے گی۔ اور اس طرح ایک تقدیر عام طبعی دوسری تقدیر عام طبعی کو ٹلا دے گی۔ پس تقدیر عام ٹل سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ اس کے مقابل میں ایک دوسری تقدیر کو جاری کر دیا جائے۔ اور اس طرح اسے ٹال دیا جائے۔ اگر کوئی کہے کہ جو مثال دی گئی ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر نے تقدیر کو ٹلا دیا۔ نہ کہ تقدیر نے تقدیر کو۔ کیونکہ پانی تو انسان ڈالتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر پانی انسان نے ڈالا ہے تو آگ بھی تو بسا اوقات انسان خود ہی دانستہ یا نادانستہ لگاتا ہے۔ پس جسطرح پہلے فعل کو تقدیر کہا جاتا ہے۔ دوسرے فعل کو بھی تقدیر کہا جاوے گا۔ دوسرے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے انسان کا فعل تو تقدیر ہوتا ہی نہیں۔ (سوائے ان صورتوں کے جو بیان ہوئیں) ہماری مراد آگ لگنے سے بھی اور اس کے بجھنے سے بھی انسانی فعل کی طرف اشارہ کرنا نہیں۔ بلکہ جلنے اور بجھنے کی قابلیت سے ہے۔ پس صحیح یہی ہے کہ ایک تقدیر نے دوسری تقدیر کو بدل دیا۔ ورنہ خدا تعالیٰ اگر آگ میں جلانے کی خاصیت نہ رکھتا تو کون کسی چیز کو جلا سکتا۔ اور اگر وہ پانی میں بجھانے کا مادہ نہ رکھتا تو کون اس کے ذریعہ سے آگ کو بجھا سکتا۔

اسی طرح مثلاً اگر ایک شخص زیادہ مرچیں کھا لیتا ہے جو اسکی انتڑیوں کو چیرتی جاتی ہیں۔ اور ان میں خراش پیدا کر دیتی ہیں تو وہ کہتا ہے یہ تقدیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں وہ ایک اور تقدیر سے کام لیتا ہے۔ یعنی گھی یا کوئی اور چکنائی یا لعاب اسپغول کھا لیتا ہے۔ جس سے خراش دور ہو جاتی ہے۔ اور یہ پہلی تقدیر کو مٹا دیتی ہے۔

اس کی بڑی مثال حضرت عمرؓ کے زمانے کا ایک واقعہ ہے۔ اس وقت اسلامی لشکر میں طاعون پڑی اور ابوعبیدہؓ بن الجراح جو لشکر کے سردار تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وبائیں تقدیر الٰہی کے طور پر آتی ہیں۔ پس وہ پرہیز وغیرہ کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ حضرت عمرؓ جب اس لشکر کی طرف گئے اور مہاجرین و انصار کے مشورہ سے واپس لوٹنے کی تجویز کی۔ اس پر حضرت ابوعبیدہ نے کہا اے عمرؓ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر جاتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر اسی کی تقدیر کی طرف جاتے ہیں ......

ایک تقدیر کے مقابلہ میں دوسری تقدیر کے استعمال کرنے کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی کا ایک ہاتھ خالی ہو اور دوسرے میں روٹی ہو۔ کوئی شخص خالی ہاتھ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف جائے اور کوئی اسے کہے کہ کیا تم اس ہاتھ سے بھاگتے ہو۔ وہ یہی جواب دے گا کہ میں اس سے نہیں بھاگتا بلکہ اس کے دوسرے ہاتھ کی طرف متوجہ ہوا ہوں

۲۔ جسطرح تقدیر عام طبعی کو تقدیر عام طبعی سے ٹلایا جاتا ہے۔ اسی طرح اسے تقدیر خاص طبعی سے بھی ٹلایا جا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کے خلاف دنیاوی اسباب جمع ہو رہے ہوں اور وہ ان کا مقابلہ نہ کر سکتا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کا جاذب ہو کر اسکی خاص تقدیر کے ذریعہ سے اسکو ٹلا سکتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ ہے۔ تقدیر عام یہ ہے کہ آگ جلائے مگر حضرت ابراہیم کے لئے خاص تقدیر جاری ہوئی کہ آگ ان کو نہ جلا سکے اور وہ آگ کے ضرر سے محفوظ رہے۔

۳۔ جسطرح تقدیر عام طبعی۔ تقدیر عام طبعی اور تقدیر خاص طبعی سے ٹل جاتی ہے اسی طرح تقدیر خاص۔ تقدیر خاص سے ٹل جاتی ہے۔ یہ اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی ایک شخص کے لئے اس کے بعض حالات کے مطابق ایک خاص حکم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے اندر تبدیلی کر لیتا ہے۔ تو پھر اس حکم کو بھی بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے راستہ میں خاص طور پر روک بن جاتا ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کہ اسے موت دی جائے۔ لیکن بسا اوقات وہ شخص اس حکم کے اجراء سے پہلے تائب ہو جاتا ہے یا کسی قدر اصلاح کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی پہلے حکم کی منسوخی کا حکم مل جاتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

پہلی قابل توجہ بات تو یہ ہے کہ ہم آنکھوں کی ٹھنڈک کی جو دعا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس دعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر آنکھوں کی ٹھنڈک، آنکھوں کی حقیقی ٹھنڈک، آنکھوں کی وہ ٹھنڈک جو دراصل ذکر کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اولاد متقی بن جائے اور کسی کو اس سے زیادہ آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی اولاد کو متقی دیکھ لے۔ (حضرت بانیٔ سلسلہ) نے بڑے بے ساختہ اور پیارے انداز میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ایک دعا کی شکل میں اپنے رب کے حضور عرض کرتے ہیں ؎

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آئے وقت میری واپسی کا

کہ اے میرے آقا! آخری نگاہ جو میری اپنی اولاد پر پڑ رہی ہو وہ ایسی ہو کہ میں ان کو متقی حالت میں دیکھ کر دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ سب سے زیادہ معراج آنکھوں کی ٹھنڈک کا اس وقت انسان چاہتا ہے جب وہ زندگی کے انجام تک پہنچ کر آخری نگاہیں ڈال رہا ہوتا ہے تو (حضرت بانیٔ سلسلہ) نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا خلاصہ یوں بیان فرمایا ؎

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آئے وقت میری واپسی کا

(پس سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ہم لوگ نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے بنیں۔ فاسق اور بد اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے نہ بنیں اور یہ چیز دعا کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ نصیحت دعا ہی کے رنگ میں ہمیں سکھائی گئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ دعائیں کرو گے تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکو گے۔ اگر محض اپنی تربیتوں پر انحصار کرو گے یا اپنی کوششوں پہ بھروسہ کرو گے تو یہ اعلیٰ مقصد تمہیں نصیب نہیں ہو گا۔ پس بہت دعا کرنی چاہیئے۔ اپنی اولاد کے لئے اور دعا صرف بچوں کی پیدائش کے بعد ہی نہیں، پیدائش سے پہلے بھی کرنی چاہیئے"۔

"صرف یہی نہیں کہ اپنی اس اولاد کے لئے دعائیں کریں جو آپ کے سامنے حاضر کے طور پر پیش ہو چکی ہو۔ بلکہ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کریں جس کا کوئی وجود ابھی نہیں بنا۔ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کریں جو نسلاً بعد نسل پیدا ہوتی چلی جائے گی اور قیامت تک آپ کی ذریت کے طور پر دنیا میں باقی رہے گی تو ان سب کے لئے تقویٰ کی دعا کو اولیت دیں اور سب سے زیادہ اسی دعا کی طرف توجہ کریں"

"محض قوموں کی سرداری عطا ہو جانا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اگر فاسق بدکاروں، بے عمل لوگوں کی سرداری نصیب ہو تو وہ سرداری بجائے فخر کے ایک لعنت بن جاتی ہے۔ چنانچہ فرعون کو جس قوم کی سرداری نصیب ہوئی، وہ اس کے لئے بھی لعنت تھی اور قوم کے لئے وہ سرداری لعنت بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سرداری کو اہمیت محض تقویٰ کے اوپر ہے۔ اگر متقی لوگ تمہارے پیچھے ہوں گے، اگر متقی لوگ تمہارے پیروکار بنیں گے تو اس سرداری کو قابل توجہ قابل فخر؟ قابل فخر تو نہیں کہہ سکتے مگر اس لائق ہے کہ اللہ کے حضور دعائیں کر کے ایسی سرداری حاصل کی جائے جس کی دنیا و آخرت میں اللہ کی نظر میں کوئی قیمت ہے۔ اس کے سوا سیادت اور قیادت کے کوئی بھی معنے نہیں"

"حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ہاں قیمت اقدار کی ہوا کرتی ہے، تعداد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

اور وہی تعداد باعث برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہو جایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہو جائیں، جب تقویٰ کا معیار بلند ہو جائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خود بخود کھینچی چلی آتی ہے اور تقویٰ والوں کے ساتھ آکر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے مگر اس عددی غلبہ کی قیمت، اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی"۔

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

حضرت مولانا شیر علی صاحب

معروف صحافی میاں محمد شفیع صاحب جو "م ۔ ش" کے نام سے اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان کی رپورٹ لینے کے لئے تشریف لائے ۔ تو مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے پاس قیام فرمایا ۔ جب جلسہ گاہ میں پہنچے تو میاں صاحب کہنے لگے کہ ملک صاحب ! کوئی ولی اللہ دکھائیں ۔ ملک صاحب نے کہا کہ ہمارے نزدیک سب سے بڑے ولی اللہ تو ہمارے امام ہیں ۔ ان کو تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہے ۔ کہنے لگے کہ ہاں وہ تو ہوئے ۔ پھر بھی میں کسی فقیر دل ولی اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں ۔ ملک صاحب ان کا مطلب سمجھ گئے ۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ادھر سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا گزر ہوا ۔ آپ نے اس وقت کندھے پر ایک موٹا کھردرا بھورے رنگ کا کمبل ڈالا ہوا تھا ۔ ملک صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں ۔ انہوں نے ۱۹۰۲ء میں بی اے پاس کیا ۔ یورپ میں ۳ سال رہ کر آئے ہیں انگریزی زبان کے بہت بڑے ماہر ہیں ۔ اور برسوں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے ہیں ۔ میاں صاحب موصوف کہنے لگے ۔ میں ایسے ہی فقیر کو دیکھنا چاہتا تھا ۔ پھر جب تک مولوی صاحب ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے ان کی نظریں مولوی صاحب کا تعاقب کرتی رہیں ۔

یہ فقیر دل ولی اللہ ۔ درویش صفت انسان اور عاجزی و انکساری کا مجسمہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ایک انتہائی مخلص اور فدائی رفیق تھے ۔ جو پنجاب کے چھوٹے سے گاؤں "ادرحمان" ضلع سرگودہا میں ۲۴ نومبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد حضرت مولوی نظام دین صاحب نہ صرف اپنے گاؤں بلکہ اردگرد کے قصبات میں بھی اپنے تقویٰ و طہارت اور عالم دین ہونے کی حیثیت سے مشہور تھے ۔ اسی طرح آپ کی والدہ محترمہ گوہر بی بی صاحبہ نہایت متقی ۔ ذہین اور عبادت گزار تھیں ۔ علوم دینیہ میں اچھی دسترس رکھنے کے علاوہ سارا کلام الٰہی ازبر تھا ۔

حضرت مولوی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی ۔ اس کے بعد اپنے بڑے بھائی حضرت عبدالعلی صاحب رفیق بانی سلسلہ کے ساتھ بھیرہ کے ہائی سکول میں داخل ہوئے اور ۱۸۹۵ء میں انٹرنس کا امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کیا ۔ ۱۸۹۷ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں قادیان حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا ۔

حضرت مولوی صاحب نحیف الجثہ ہونے کے باعث مختلف عوارض کا شکار رہتے تھے ۔ اس لئے آپ کے متعلق ڈاکٹری رائے یہ تھی کہ کچھ عرصہ بعد پڑھائی ترک کر دیں ۔ بعض ڈاکٹر آپ کو ٹی بی کا مریض سمجھ کر مکمل آرام کا مشورہ دیتے لیکن مولوی صاحب نے اس کے باوجود اپنی تعلیم کو جاری رکھا ۔ اور بی اے کے امتحان میں پنجاب بھر میں ساتویں پوزیشن حاصل کی ۔

ایک دفعہ بیت الذکر میں لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ نے آپ کا بازو پکڑ کر فرمایا " میں تب خوش ہوں گا جب شیر علی کا بازو اس سے دگنا موٹا ہو جائے ۔" (سیرۃ مولوی شیر علی) اور اس کے ساتھ ہی تاکید فرمائی "شیر علی دودھ بہت پیا کرو" ۔ تعمیل ارشاد میں حضرت مولوی صاحب نے دودھ پینا شروع کیا اور آپ کے نحیف جسم میں تازگی کے آثار شروع ہو گئے ۔ اور کچھ عرصہ بعد واقعی آپ کا جسم دگنا موٹا ہو گیا ۔

حضرت مولوی صاحب کی تعلیمی قابلیت اور غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے آپ کو ججی کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اس سے انکار کر دیا ۔ اوّلاً آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ۔ پھر مینجر کی خدمات نہایت احسن رنگ میں نبھائیں ۔ آپ کو چونکہ انگریزی زبان پر شاندار عبور حاصل تھا ۔ اور مضامین لکھنے کی مشق تھی اس لئے آپ کو ریویو آف ریلیجنز کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے آپ کے متعلق فرمایا ۔

" پھر مولوی شیر علی صاحب ہیں ان کو ۲۰۰ روپیہ ملتے ہیں ۔ ایک تو ان کی انگریزی کی قابلیت وہ چیز ہے جو اوروں میں نہیں اس کے علاوہ یہ قابلیت ان میں ہے کہ وہ مضمون پر حاوی ہو جاتے ہیں ۔ ان کے مضمون پڑھنے والوں نے دیکھا ہو گا کہ وہ کس طرح مضمون کی باریکیوں تک جا پہنچتے ہیں ۔ اور کوئی پہلو اس کا باقی نہیں چھوڑتے پھر جب وہ یہاں ملازم ہوئے ان کا نام منصفی کے لئے جا چکا تھا ۔ (الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

حضرت مولوی صاحب کو بطور ناظر تالیف و تصنیف خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ اسی طرح کچھ عرصہ ناظر اعلیٰ بھی رہے ۔

۱۹۴۰ء میں مجلس انصار اللہ کے قیام پر اس کے صدر مقرر ہوئے ۔ اور تا وفات ۱۹۴۷ء تک اس عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے ۔ غرض جس کام کو لیا اسے بے ریاء خدمت کر کے دکھائی ۔ اور ہر کام خدا کی رضا کی خاطر کیا ۔

حضرت مولوی صاحب بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے ۔ آپ کو دعاؤں میں انتہائی شغف تھا ۔ بہت سوز اور درد کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں ۔ اگر کوئی مجھ سے مولوی صاحب کے متعلق پوچھے کہ ان کی سب سے بڑی نمایاں خصوصیت کیا تھی تو میں یہی کہوں گا کہ دعاؤں اور عبادت میں شغف اور اس سے اتر کر مخلوق خدا کی ہمدردی اور اسے ہر رنگ میں فائدہ پہنچانے کی تڑپ ۔ آپ غریبوں ، بیواؤں اور یتامیٰ کی خبر گیری میں ہمہ تن کوشاں رہتے اور خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے ، اس کام کو عمدگی سے انجام دینے کے لئے آپ نے کئی دوست مقرر کر رکھے تھے جو آپ کی ہدایت کے مطابق مختلف صاحب حیثیت لوگوں سے ایک خاص رقم مہینہ کے آغاز میں جمع کر لیتے اور پھر آپ کے ایما پر مستحقین میں تقسیم کرتے ۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنے گھر کے استعمال کے لئے بھینس رکھی ہوئی تھی ۔ اور ایک گائے صرف غرباء اور بیماروں کے بچوں کے لئے مخصوص کی ہوئی تھی ۔ بعض اوقات حضرت مولوی صاحب غرباء کے گھروں میں خود جا کر دودھ تقسیم کیا کرتے تھے ۔ مریضوں کی ضروریات کو پورے شوق اور جذبہ سے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے ۔ کبھی مریضوں کا ہاتھ منہ دھلاتے ۔ کبھی کلی کراتے اور پھر طبی ہدایات کے مطابق انہیں ادویات لا کر دیتے غیر ممالک میں جانے والے مربیان کے بیوی بچوں کا ہر طرح خیال رکھنا اور وقتاً فوقتاً ان کی مدد کرنا اپنے فرائض منصبی میں شمار کرتے ۔ اور اکثر صبح کے وقت باری باری ان کے گھروں میں تشریف لے جاتے ۔ اور ان کی ضروریات دریافت فرماتے ۔

آپ کی سادگی جماعت بھر میں ضرب المثل رہی ۔ آپ اس چیز کا اہتمام کرتے کہ لباس صاف ستھرا ہو لیکن استری کی آپ کی نظر میں کوئی اہمیت نہ تھی ۔ آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ باوجود کہ کچھ عرصہ لندن میں خدمت دین کے سلسلہ میں مقیم رہے لیکن انہیں دیکھنے والا کوئی انسان کبھی یہ باور نہیں کر سکتا تھا کہ آپ پر انگلستان کی رہائش کا بھی کوئی اثر ہے ۔ یہ تو خیر ایک بڑی بات ہے ایک انسان جو آپ سے متعارف نہ ہوتا وہ کبھی بھی آپ کو دیکھ کر تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ آپ گریجوایٹ ہیں ۔

حضرت مولوی صاحب نیکی ، تقویٰ کا مجسمہ تھے ۔ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرتے ۔ ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہوتا تھا کہ کوئی شخص اس نیکی میں ان سے سبقت لے جاتا ۔

خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے تھی ۔ مجلس اور اس کے فارغ اوقات میں آپ کی زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے معمور رہتی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ کے اخلاص کی قدر فرماتے ۔ اور آپ کی نیکی سادگی اور منکسر المزاجی کی تعریف فرماتے ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک مقام پر جہاں جماعت کے مخلصین کا ذکر فرمایا ہے ۔ وہاں حضرت مولوی صاحب کے متعلق غریب الطبع ۔ نیک مزاج ۔ حلیم اور سلیم الطبع کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں ۔

حضرت مولوی صاحب نے ۱۳ نومبر ۱۹۴۷ء کو وفات پائی ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر اپنے بے شمار فضل اور رحمت کی بارش برسائے ۔ اور آپ کی روحانی تاثیرات کا سلسلہ جماعت میں جاری رہے ۔

بے دریغ قربانی کرنے کا موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے فرمایا:

" ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس کام کے لئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے ...... پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اس بڑے کام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگا دیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اس وقت تک ہمارے ہاتھوں سے کامیابی ہونا مشکل ہے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون سین

عراق پر حملوں کا منصوبہ

واشنگٹن پوسٹ نے یہ بات شائع کی ہے کہ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر عراق نے نو فلائی زون پر کوئی جہاز اڑایا تو وہ نہ صرف اس جہاز کو مار گرائے گا بلکہ عراق کے دوسرے فوجی اڈوں پر بھی حملے کرے گا۔ امریکہ کے سرکاری افسروں نے کہا ہے کہ اس کی انتظامیہ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ عراق کے دوسرے حصوں میں بھی عراقی ہوائی اڈوں پر حملے کئے جائیں۔ تاکہ جنوب میں حفاظتی علاقے کو مضبوط کیا جا سکے۔ اس علاقے کو اسی طرح شیعہ لوگوں کے لئے محفوظ کیا جا رہا ہے جس طرح عراقی کردوں کا علاقہ شمال میں محفوظ کیا گیا تھا۔ ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ نو فلائی زون کا علاقہ قائم کرنا تو پہلا اقدام ہے اس کے بعد عراق کو بعض باتوں سے روکنے کے لئے مزید اقدامات بھی کئے جانے کا امکان ہے۔

صدر صدام اپنے ملک کے اور اپنے اقتدار کے ٹکڑے ہوتے دیکھ رہے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر امریکہ نے صدام حسین پر اپنا دباؤ جاری رکھا تو اس کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوششوں کا آغاز ہو جائے گا۔ بغداد میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر یہ نو فلائی زون مکمل طور پر قائم ہو گیا تو عراق خاصا کمزور ہو جائے گا۔ اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا کوئی مشکل بات نہ رہے گی۔

لیکن عراق کا سرکاری اخبار الجمہوریہ اور اسی طرح دیگر اخبارات اس بات کا بار بار اعادہ کر رہے ہیں کہ عراق کے لوگ متحد ہیں۔ اور وہ کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ عراق کے حصے بخرے کر دیئے جائیں۔

نو فلائی زون میں عراقی جہازوں نے مزاحمت کی کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور ایک سرکاری افسر نے جس نے اپنے نام کے اظہار سے گریز کیا ہے کہا ہے کہ بغداد انتظار کرے گا۔ کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس اس قسم کی کارروائیاں کرتے ہوئے تھک ہار کر بیٹھ جائیں۔

ان ساری کارروائیوں کا مقصد یہ ہے کہ عراق کو اقتصادی اور سیاسی طور پر کمزور کر دیا جائے عراقی باشندوں کو ان کے تمام اخبارات اس بات کی طرف متوجہ کر رہے ہیں کہ یہ سب کچھ جو اتحادی کر رہے ہیں عراق کو تباہ کرنے کے ارادے سے کیا جا رہا ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام باشندے متحد ہو کر ان کا مقابلہ کریں اور یہ بات بھی بخوبی سمجھ لیں کہ یہ سب کچھ صیہونی نو آبادیاں قائم کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔ ایک عراقی سرکاری افسر نے یہ بھی کہا ہے کہ جنوبی حصوں میں ہمیں ہوائی جہاز اڑانے کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہم اپنی زمینی فوجوں سے اسے اپنے کنٹرول میں رکھ سکتے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ عراق کسی قسم کا بلاواسطہ مقابلہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ صدر بش اس کا آغاز کریں تو پھر یقیناً جوابی کارروائی سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

تیونس میں سزائیں

تیونس میں النحر پارٹی جو ممنوعہ ہے کے تقریباً تیس رہنماؤں کو گذشتہ جمعہ کے روز عمر قید کی سزا دی گئی۔ یہ سزا ملٹری ٹربیونل نے دی ہے جس نے مزید ۱۴۰ افراد کو قید کی مختلف سزائیں سنائی ہیں ان سب پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے حکومت کو نقصان پہنچانے کی کارروائیاں کی ہیں ان میں سے اس پارٹی کے صدر راشد غنوشی (GHANNOUCHI) جن کی عمر ۵۱ سال ہے جو جنوبی تیونس میں فلاسفی کے استاد ہیں۔ اور جو اس پارٹی کے بانی بھی ہیں وہ بھی شامل ہیں اگرچہ اس وقت وہ تارک وطن ہو کر کسی اور ملک زندگی گذار رہے ہیں۔ ان سزاؤں میں تین سال سے لے کر بیس سال تک کی قید کی سزائیں ہیں۔ اور چار فوجی سپاہیوں کو بری کر دیا گیا ہے۔ ملک کے جنرل پراسیکیوٹر کرنل میجر محمد گوز بیز (GHUEZ BUEZ) - انیس افراد کے لئے موت کی سزا مانگ رہے تھے ان ملزموں کے خلاف الزام یہ تھا کہ یہ اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور انہوں نے زین العابدین بن علی کے قتل میں بھی حصہ لیا تھا۔ دوسری طرف کے وکلاء جو دفاع کر رہے تھے وہ ان سزاؤں سے حیران تھے باوجود اس کے کہ ان میں موت کی سزا کسی کو نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے ان لوگوں پر الزام لگانے کی مذمت کی اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت سے امور ایسے تھے جنہیں غلط طریق پر پیش کیا گیا یا غلط انداز میں مقدمہ چلایا گیا۔ یہ مقدمہ پچاس دن تک جاری رہا۔ سول مجسٹریٹ بشیر قدوس جن کے ساتھ چار فوجی مددگار تھے نے اس مقدمہ کی صدارت کی اور اپنا فیصلہ سنایا۔ فیصلہ سنانے سے پہلے جج نے ملزموں کے وکلاء کے اعتراضات مسترد کر دیئے۔ یہ اعتراض بھی مسترد کر دیا گیا کہ عدالت یہ مقدمہ سننے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ جب فیصلہ سنایا گیا اس وقت عدالت لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور یہ سب کے سب گرمی میں ہانپ رہے تھے۔ ۱۲۴ ملزمین جو اپنے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے وہ اسلام کی فتح کے نعرے لگا رہے تھے۔ ان کے نعروں میں یہ نعرہ بھی شامل تھا کہ ڈکٹیٹر کا زوال ہو۔

کراچی / پیٹ کی بیماریاں

بتایا گیا ہے کہ کراچی میں پیٹ کی بیماریوں سے ہزاروں افراد کو ہسپتال کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض اوقات ۲۴ گھنٹوں میں ایک ہزار مریض ہسپتال پہنچ جاتے ہیں کراچی سول ہسپتال کے بچوں کے شعبے کے ڈاکٹر غفار بلو نے گذشتہ روز بتایا کہ ان کے شعبے میں ۳۵۰ سے ۴۰۰ بچوں تک اس بیماری کے باعث ہسپتال میں آ رہے ہیں۔ اور ایسا کئی روز سے ہو رہا ہے اس سے پہلے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ پیٹ کی بیماریاں جن میں اسہال اور اس کے علاوہ بخار بھی شامل ہیں خاصی زیادہ پھیل گئی ہیں۔ کیونکہ ہزاروں مریضوں کا ہسپتال کی طرف رخ کرنا نہایت غیر معمولی بات ہے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ وہ صرف مریضوں کے نام اور ان کی عمریں درج کر رہے ہیں انہیں الگ الگ بیماریوں کی فہرستوں میں درج کیا جا رہا ہے۔ تمام وارڈ مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں برآمدوں میں بنچوں پر لٹا کر علاج کیا جا رہا ہے۔ بہت سے مریض ایسے ہیں جنہیں دوائیاں میڈیکل سٹور سے خریدنی پڑتی ہیں۔ اگرچہ بعض کو ایک ایسوسی ایشن کے طالبعلم ڈاکٹروں نے اپنی ایسوسی ایشن سے بھی دوائیں مہیا کی ہیں یہ ایسوسی ایشن ڈاؤ میڈیکل کالج سے تعلق رکھتی ہے انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہر روز تقریباً چار ہزار روپے کی دوائیں غریب مریضوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ وہ مریض ہیں جو کسی طرح بھی اپنے لئے دوائیں نہیں خرید سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ان مریضوں کو شفا دے بلکہ آئندہ کے لئے کسی شخص کو یہ مرض لاحق نہ ہو۔

جغرافیائی نام

جغرافیائی ناموں کو معیاری بنانے کے لئے اقوام متحدہ کی چھٹی کانفرنس اقوام متحدہ کے ہیڈ آفس نیو یارک میں ۲۶ اگست سے ۳ ستمبر تک منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ساٹھ کے قریب ممالک نے حصہ لیا۔ ان میں سے بعض اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے نئے اراکین بھی تھے۔ جہاں تک نمائندگان کا تعلق ہے ان میں سفیر بھی تھے اور حکومتوں کے قومی سروے کے محکموں کے اعلیٰ افسران بھی اور اسی طرح بعض سائنس دان اور پروفیسر صاحبان بھی جن کے خیالات ان کے علم اور تجربے کے لحاظ سے اس اجلاس کے لئے خاصے مفید ثابت ہوئے۔ اس علم کو ٹاپونیمی TOPONYMY کہا جاتا ہے اور اقوام متحدہ نے اس پر ۱۹۵۹ء میں کام شروع کیا تھا۔ جب کہ متعدد ممالک کے جغرافیہ دان اور کارٹوگرافرز CARTOGRAPHERS نے اقوام متحدہ کو تجویز پیش کی تھی کہ عالمی رسل و رسائل اور ان کے نتیجہ میں اقتصادیات اور سماجی بہبود کو عالمی سطح پر فائدہ ہو گا۔ یہ گروپ کئی دفعہ میٹنگ کر چکا ہے تاکہ ناموں کو معیاری بنایا جائے سب سے پہلی میٹنگ اقوام متحدہ نے ۱۹۶۷ء میں منعقد کی تھی۔ اس کے بعد ہر پانچ سال کے وقفے سے اس کمیٹی کے اجلاس ہوتے رہے ہیں حکومتوں کے اقتصادی اور سماجی بہبود کے محکمے اس کانفرنس کے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں:-

"اصولاً ہر ڈاکٹر اور معالج کو دوا کی نسبت دعا پر زیادہ زور دینا چاہیئے اور اگر دعا کی جائے تو میرے نزدیک اس میدان میں بھی اللہ تعالیٰ کے معجزات نظر آتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط مِلا

مکرم منصور احمد صاحب جاوید ناروے سے لکھتے ہیں:۔

امید ہے آپ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے بخیریت ہوں گے۔ یہاں بھی سب خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے بخیریت ہیں۔ گذشتہ دنوں آپ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا تھا آپ نے اُسے الفضل میں شائع کر کے بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہت بہت شکریہ۔ میں تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ خط اس قابل تھا کہ الفضل جیسے عظیم دینی اور علمی مضامین سے بھرپور اخبار میں جگہ پا سکتا اور اس میں کچھ حد تک پرائیویٹ یعنی کے آپ بچوں اور میرے دوستوں کے متعلق باتیں بھی تھیں۔ لیکن آپ کی اس حوصلہ افزائی نے ایک دفعہ پھر آپ کو خط لکھنے پر طبیعت کو مائل کر دیا ہے۔ آپ نے ناروے سے تعلیمی، ثقافتی مضامین وغیرہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے اللہ نے چاہا تو آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔ آپ الفضل میں ہر وقت جدت پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور بے شمار قسم کی معلومات گھر بیٹھے میرے جیسے انسانوں کو مل جاتی ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے آپ خود بھی اور آپ کے ساتھ کام کرنے والے احباب بھی اس لحاظ سے انسانیت کی دینی اور علمی پیاس بجھانے میں مصروف ہیں۔ آپ نے "ایک چھوٹی سی بات" سے جو کالم لکھنا اور دوستوں کو اس طرف لکھنے کی توجہ دلائی ہے وہ بھی بہت قابل تعریف ہے اور انہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اگر عمل کیا جائے تو زندگی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

یہ سطور بھی "ایک چھوٹی سی بات" کے ضمن میں لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو اشاعت کر دیں ورنہ نصائح سے ضرور نوازیں (شکریہ)

سوچ کا رُخ کہہ لیں یا قبولیتِ دُعا دو مختصر واقعات تحریر خدمت ہیں۔ کافی عرصہ قبل میں پاکستان چھوڑ کر یورپ میں آباد ہو گیا۔ پاکستان میں کبھی کوئی ملازمت وغیرہ نہیں کی تھی بس پڑھتے پڑھتے ہی باہر کی دُنیا میں نکل آئے۔ یہاں یورپ میں پہلی دفعہ ملازمت شروع کی۔ غالباً ہفتہ کے بعد جب تنخواہ ملی تو سیکرٹری مال صاحب بھی چندہ لینے کے لئے تشریف لے آئے۔ اس سے قبل پاکستان میں اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے چندہ جات دینے کا اتفاق تو ہوتا تھا لیکن خود اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے چندہ کبھی نہیں دیا تھا۔ اب جب انہوں نے چندے کا پوچھا تو کچھ چندہ اُس ہفتے کی تنخواہ میں سے اُن کی خدمت میں پیش کر دیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ مجھے علم نہیں ہے کہ یہ مناسب ہے کہ نہیں۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اور دینے کی توفیق عطا فرمائے اس واقعہ کے دو تین روز بعد ہی مجھے کام سے ایک مزید لفافہ موصول ہوا جس میں جس قدر چندہ دیا تھا اُس سے چار گنا زیادہ رقم تھی اور ساتھ میں کوئی وضاحت نہیں تھی۔ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس سال فرم کو فائدہ زیادہ ہوا ہے اس لئے خوشی میں انہوں نے سب کو انعام دیا ہے۔ مجھے یہاں کام کرتے ہوئے ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ہی ہوا تھا۔ باقی ملازمین نے تو جانے اپنا حق جانا ہو یا کیا سوچا ہو اس کا مجھے علم نہیں۔ لیکن میری سوچ سب سے پہلے اس طرف منتقل ہوئی کہ جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ خدا اس کا ادھار اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اس کے بعد سے اب تک خدا تعالیٰ بارہا اس قسم کا احسان فرما چکا ہے۔ یہ تحریر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ سوچ کے رُخ کو پاک مقصد کی طرف موڑنے سے بعض دفعہ مزید پاکی اور نیکی کی توفیق ملتی ہے۔

دوسرا واقعہ:۔ یہاں اوسلو میں جماعت احمدیہ ہفتہ میں تین بار اپنا پروگرام ٹی وی پر نشر کرتی ہے جس میں جمعہ والے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں کے سب سے بڑے ٹی وی سٹیشن پر خبروں کا وقت ساڑھے سات بجے سے تقریباً آٹھ بجے تک ہوتا تھا۔ اور ہمارا پروگرام ایک دوسرے چینل سے ساڑھے سات بجے شروع ہوتا تھا۔ اردو سمجھنے والے اکثر دوست حضور کے خطبات سننے کے خواہاں تھے لیکن چونکہ خبروں کے اوقات اور خطبہ کے نشر کرنے کے اوقات اکٹھے یعنی بیک وقت شروع ہوتے تھے اس لئے اس سلسلہ میں کسی حد تک تذبذب بے چینی اور پریشانی کی سی کیفیت تھی اور دل چاہتا تھا کہ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے۔ خدا کی تقدیر آجکل احمدیوں پر فضلوں کی بارشیں برسا رہی ہے اور امام وقت اور جماعت کی دُعائیں مقبول ہو رہی ہیں۔ خدا کی تقدیر نے اسی مسئلے کا ایک عجیب حل نکالا۔ خبروں کا وقت جو کہ بہت عرصے سے ساڑھے سات بجے تھا بدل کر سات بجے ہو گیا۔ اس پر نارویجن لوگوں میں سے بعض نے بہت احتجاج بھی کیا لیکن ٹی وی سٹیشن والے اپنے فیصلہ پر مضبوطی سے قائم رہے۔ اب جونہی خبریں ختم ہوتی ہیں دوسرے چینل پر ہمارا پروگرام شروع ہو جاتا ہے اور کثرت سے اردو سمجھنے والے لوگ دیکھتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔ لوگ تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ اتفاق کی بات ہے لیکن مَیں نہیں سمجھتا کہ یہ سارے اتفاقات جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی کیوں ہوتے ہیں۔ یقیناً ان اتفاقات میں خدائی ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اب امامِ وقت کے خطبات اس چینل کے ذریعہ ایک وسیع علاقے میں سنے اور دیکھے جاتے ہیں۔

ٹال مٹول

آج کا کام تو کل پر ٹالا، کل کا بھی کیا ٹالو گے
ٹالو گے تو ٹال مٹول کی عادت کو اپنا لو گے

آج کا کام بہت ممکن ہے کل بھی تم سے نہ ہو سکے
ہو نہ سکا تو کام کو اپنے سَر کا بوجھ بنا لو گے

کل کی باتیں کل پر چھوڑو، نمٹاؤ تم آج کا کام
کام کِیا تو کھیل اور کُود میں کچھ دل بھی بہلا لو گے

کام کو ٹالا اور تم کھیلے، وقت کی یہ بربادی ہے
وقت ہے دَولت، اور تم دَولت کتنے روز لُٹا لو گے

ٹال مٹول سے گھر کے لوگوں کی خفگی کا بھی ہے ڈر
اور خود کو استاد کی شفقت سے بھی دُور ہٹا لو گے

بات بہت آسان ہے اپنے دل کو یہ سمجھا لو تم
کام کو وقت پہ کرنا بھی عادت ہے یہ عادت ڈالو تم

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

وقف خدا کے ساتھ ایک عہد ہے

حضور فرماتے ہیں:

"بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا۔ جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔"

(خطبہ فرمودہ ١٠ فروری سنہ ١٩٨٩ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔ (ادارہ)

ملیحہ نعمان بنت محمد نعمان
ربوہ

خرم شہزاد ابن عصمت اللہ
بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ

مبارز احمد ورک ابن ناصر احمد ورک۔ ربوہ

ذبیح احمد فاروقی ابن ظہیر انور فاروقی
لاہور

نائلہ منور بنت منور احمد خالد
مبارک آباد سندھ

حدیقہ صالح بنت شیخ وحید احمد
اوکاڑہ

احیاء الدین ابن منور احمد
پشاور صدر

رائے سجاول حیات بھٹی ابن رائے
غلام احمد بھٹی عنایت پور بھٹیاں (جھنگ

عدیل احمد ابن امیر احمد رشید
اسلام آباد

محمد طیب ابن محمد اکرم
احمد نگر

نبیل احمد ناصر ابن چوہدری ادریس
احمد بندیچھہ۔ ربوہ

سجاد احمد قمر ابن فتح محمد
ربوہ

حفیظہ بیگم بنت منظور احمد
چک نمبر ۱۷ ضلع سرگودھا

قرۃ العین نثار بنت نثار احمد
چک نمبر ۱۷ ضلع سرگودھا

رفیع احمد ناصر ابن غلام احمد طاہر
ربوہ

محمد طلحہ ابن محمد اسلم
ربوہ

فراز احمد نبیل ابن شریف احمد باجوہ
ربوہ

خرم رشید مندرانی بلوچ ابن رشید
احمد مندرانی۔ تونسہ شریف

سعید احمد ابن محمد ایوب
ربوہ

عارف احمد ابن داؤد احمد مہار
راولپنڈی

شاہد محمود ابن پرویز محمود
ربوہ

محمد عارف ابن محمد اقبال
ہنڈی باگو رائے پور ضلع سیالکوٹ

حمید احمد ابن اللہ دتہ
ربوہ

محمد زکریا جہاں زیب ابن رشید احمد
چاروہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۷ ستمبر آج صبح سے مطلع ابر آلود تھا۔ نو بجے ہلکی بوندا باندی شروع ہوئی۔ جس کے بعد تیز موسلا دھار بارش ہوئی۔ بارش کا سلسلہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا ہے۔ پہلے ہی تباہ حال سڑکوں کی مزید ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ حکمت یار کی حزب اسلامی نے کابل سے اپنی فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا ہے۔ افغانستان کی وزارت دفاع نے الزام لگایا ہے کہ حزب اسلامی نے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کابل میں موجود اپنی افواج کو دوبارہ مسلح بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔ ادھر حزب اسلامی کے ترجمان نے صدر ربانی کے اس بیان کو شر انگیز قرار دیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ حزب اسلامی پر مقدمہ چلایا جائے گا اور سزا دی جائے گی۔

○ ملک بھر میں یوم دفاع پاکستان عقیدت و احترام اور جوش و ولولے سے منایا گیا۔ شہدائے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے مزاروں پر بڑی تعداد میں لوگ گئے اور مزاروں پر پھول چڑھائے۔ مسلح افواج کے اعلیٰ افسران بھی نشان حیدر کے حامل شہداء کے مزاروں پر گئے اور فاتحہ خوانی کی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو جب کراچی سے اسلام آباد پہنچیں تو ان کو بتایا گیا کہ پیپلز پارٹی کی بھوک ہڑتالی خواتین کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اس پر محترمہ بے نظیر فوری طور پر آبپارہ پولیس سٹیشن خود پہنچ گئیں اور تھانے کے عقبی کمروں میں جا کر صورت حال معلوم کی۔ ان کو دیکھ کر پولیس والے تھانے سے غائب ہو گئے چنانچہ گرفتار شدہ خواتین محترمہ کے ساتھ واپس باہر آ گئیں تھانے کے باہر عوام کی بڑی تعداد جمع ہو گئی "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کے نعرے لگتے رہے۔ گرفتار خواتین نے پولیس والوں کی بد تمیزی کی تفاصیل سنائیں۔

○ اے این پی کے لیڈر اور وفاقی وزیر ریلوے حاجی غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ بنیاد پرستوں کی حکومت قائم ہونے سے سب غلام بن جائیں گے کوئی مسلمان نہیں رہے گا انہوں نے کہا کہ رجعت پسندوں نے محض نماز کو نیکی سمجھ رکھا ہے سجدے کرنے سے انسانیت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنے سے بھی بات نہیں بنتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مولانا مودودی نے قیام پاکستان سے اختلاف کیا اب وہ اس کے حامی بنتے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کے منصوبے پر قوم کی رقم خواہ مخواہ خرچ کی جا رہی ہے۔

○ پی ڈی اے کے لیڈر اور محترمہ بے نظیر کے وفاقی وزیر مسٹر ظفر لغاری کو مشہور ڈاکو لائق چانڈیو کو پناہ دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے چھاپہ مارا تو ڈاکو فرار ہو گیا۔ ظفر لغاری کے دو بھائیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا اور ان سے ۲۰ کلاشنکوفیں ۲ راکٹ لانچر۔ ۱۰ راکٹ رائفلیں۔ اور ۵ ہزار زیر زمین دبائے ہوئے راؤنڈ برآمد کر لئے گئے۔

○ افغان وزیر اعظم کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدر ربانی کی پوزیشن کمزور ہے وہ ملیشیا کو کابل سے نہیں نکال سکتے انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کے ضامن اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

○ وفاقی وزیر چوہدری امیر حسین کے گھر کا چوروں نے صفایا کر دیا۔ لاکھوں کے زیورات اور سامان چوری کر لئے گئے۔

○ بھارت نے کنٹرول لائن پر باڑ اور فلڈ لائٹس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مقصد جاسوسی کی روک تھام ہے۔ راجستھان میں پاکستان کے ساتھ ملنے والی سرحد پر بھی ایسے ہی اقدامات کئے جائیں گے۔

○ بھارت میں بیمہ کی رقم حاصل کرنے کے لئے ہزاروں سرکاری ملازمین نے اپنی انگلیاں کاٹ لی ہیں۔ انشورنس سکیم کے تحت انگلیوں کا کٹا ہونا جسمانی معذوری سمجھا جاتا ہے اور اس کے عوض ۸۰۰ ڈالر تک کی رقم یکمشت ادا کی جاتی ہے۔ بھارت میں ایسے افراد کی تعداد اس وقت ۵ ہزار بتائی گئی ہے۔

○ صدر بش کے حریف بل کلنٹن نے ری پبلکن پارٹی کے گڑھ نیو یارک میں بھی مسٹر بش پر برتری حاصل کر لی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے دھمکی دی ہے کہ اگر قومی حکومت قائم کر کے موجودہ حکومت کو برطرف نہ کیا گیا تو وہ اسلام آباد میں دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری حریت پسندوں کی مدد کے لئے یہ قومی حکومت قائم کرنا ضروری ہے انہوں نے آزاد کشمیر کے شہر میرپور میں ایک زبردست جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کو متنبہ کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں ظلم وستم سے باز آجائے۔

○ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی اسلام آباد پہنچے تو ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔

○ وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف نے ضلع گجرات کے شہر لادیاں میں جا کر نشان حیدر پانے والے میجر راجہ عزیز بھٹی شہید کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ واپسی پر وزیر اعظم کے ہیلی کاپٹر کو طوفان نے آ لیا چنانچہ اسلام آباد کے قریب ہیلی کاپٹر کو گالف کورس میں اتار لیا گیا۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے پاکستان کے بارے میں اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے۔ انہوں نے جکارتہ واپسی پر بھارت میں قیام کیا۔ جکارتہ میں بھی وہ بھارتیوں سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ انہوں نے پاکستان کا دورہ بھی سیلاب کے بہانے ملتوی کر دیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں ایک اعلیٰ سفارتی اجلاس میں افغان صدر نے پاکستان پر اپنے ملک میں مداخلت کا الزام لگایا تھا۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم جہاد کرنے والوں کی قیادت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اسلام سے غداری کرنے والوں کو اقتدار میں نہیں رہنے دیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ۸ ستمبر کو کراچی میں سارک کے اپوزیشن لیڈروں کے سیمینار سے خطاب کریں گی۔

○ سٹاک مارکیٹ کا موجودہ بحران دور کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کر لی گئی۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کی قیادت میں سینٹ کا ایک ۸ رکنی وفد واشنگٹن پہنچ گیا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعے کیجیئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ، مرض اٹھرا اور
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں
مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰ —— فون: ۵۳۴، ۶۳۴